اور صبح سے شام تک اتنے پتھراس کو مارے جاتے ہیں کہ حکومت، شام کے وقت کئی مزدور لگا کران کو صاف کراتی ہے۔ تونے حسین ابن علیؑ کو بے گناہ مارڈالا، تو قیامت تک لعین کہلائے گا۔ تجھ کولوگ مردود کہہ کر پکاریں گے۔ انتظام سلطنت کو بدنام نہ کر، تونے مسلمانوں کے لئے حسینؑ کونہیں مارا بلکہ اپنے نفس کی خواہش کے لئے اس غریب کونہایت بے دردی سے ذبح کرڈالا۔ حسینؑ نے بغاوت نہیں کی خلافت حسینؑ کا حق تھااور ورثہ تھااور تونے اس ورثہ کو دبالیا تھااوراس حق کو چھین لیا تھا۔ اور جولوگ حق وصداقت کے حامی ہوتے ہیں وہ فوجوں کے بغیر اور روپئے کے بغیراور ملکوں کے بغیر ہی لڑا کرتے ہیں۔ چنانچہ حسینؑ نے بھی ایسا ہی کیا اور بحالت بے سروسامانی تیری فوجوں کے سامنے کھڑے ہوگئے اور حق وصداقت کے لئے جان دے دی تو اپنی عیاشی کے لئے سند پیش کرتا ہے تو شراب خواری کی بھی دلیل لاتا ہے مگر تیری دونوں دلیلیں اور تیرے سب بیانات اسلامی تعلیم کے سراسر خلاف ہیں۔ جب میں ''خاک'' یہ خیال کرتی ہوں کہ مجھ ہی سے تجھ یزید کا پتلا تیار ہوا تھا تو میں کانپ جاتی ہوں۔ لرز جاتی ہوں کہ تونے بڑی ہی سفا کی رسول اللہؐ کے خاندان کے ساتھ کی، اور تو قیامت تک کروڑوں آدمیوں کے لعن طعن سنتا رہے گا مگر تو کہاں سنے گا، تو تو مر گیا اور مٹ گیا۔ اس کو تو میں سنوں گی کہ میں ہی تیرے وجود کے اندر تھی۔ اور یہ شرم مجھ کو ہمیشہ تکلیف دیتی رہے گی۔ تیرے اشارے اور حکم کے سبب تیرے گورنر ابن زیاد اور تیرے کمانڈر عمرو ابن سعد اور تیرے جرنل شمر اور خولی بن یزید نے ایسی ایسی سفاکیاں کیں اور ایسی ایسی بے رحمی اور بیدردی سے بنی فاطمہؑ کو بھوکا اور پیاسا رکھا اور ان کے گلے پر خنجر چلائے اور ان کے بدن تلواروں اور تیروں اور برچھیوں سے چھلنی کئے کہ آج تک روئے زمین پر کسی نے ایسی بے رحمی اور بیدردی کا کام نہ کیا ہوگا۔ یزید! مجھے تیرے کمانڈر عمرو بن سعد کے کام سے شرم آتی ہے۔ یزید مجھے تیرے جرنلوں شمر ابن ذی الجوشن اور خولی بن یزید کے کاموں سے شرم آتی ہے۔ کاش تم سب لوگ آگ سے بنا دیئے جاتے اور تم سب شیطان مشہور ہوتے اور یا کاش تم سب یہ سفا کی، یہ بے رحمی، یہ بیدردی نہ کرتے جو تم نے کربلا کے میدان میں کی۔

آج میں 'خاک' اے یزید! جب تیرا قصہ بیان کرتی ہوں تو رنج وغم کے سبب شق ہوئی جاتی ہوں اور جو فلسفہ میرے پیش نظر ہے۔ وہ سب ہجوم والم کے سبب میرے ہاتھ سے چھوٹا جاتا ہے۔ یزید! تو مٹ گیا ابن زیاد تو فنا ہوگیا۔ عمرو بن سعد! تیرا کوئی نام لیوا باقی نہیں رہا۔ شمر! تو بھی غارت ہوگیا۔ خولی! تو بھی فنا ہوگیا۔ مگر تم سب نے مجھ خاک کی عزت برباد کردی تم سب مجھ خاک سے بنے تھے مگر تم نے حسینؑ شہ لولاک کو شہید کر کے میری آبرو پر پانی پھیر دیا۔

(اشاعت اولیٰ امامیہ مشن محرم الحرام ۱۳۸۰ھ سلسلۂ اشاعت نمبر ۳۱۶)

سلام

انیس العصر جناب مہدی نظمیؔ اجتہادی

سقائے سکینہؑ نہ علمدار دلاور
عباسؑ کے معنی ہیں قرارِ دل سرورؑ

وہ جذب وفا ہے دلِ عباسؑ میں جیسے
پھولوں میں مہک، مہر میں ضو، تیغ میں جوہر

عباسؑ سے آباد درِ خیمۂ زینبؑ
عباسؑ سے آراستہ شبیرؑ کا لشکر

عباسؑ کی رگ بازوے شبیرؑ کی قوت
عباسؑ سرِ زینبؑ و کلثومؑ کی چادر

آرائش محراب وفا مشک سکینہؑ
عباسؑ کا پرنور علم زینت منبر

یوں پہلوئے شبیرؑ میں عباسؑ کھڑے ہیں
اک شاخ میں دو پھول کھلیں جیسے برابر

جب تذکرۂ صبر ووفا چھڑتا ہے نظمیؔ
نام آتا ہے عباسؑ کا دنیا کی زباں پر

☆☆☆